*International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023*
*pp: 611- 624*

**OPEN ACCESS**
*IRJAIS*
*ISSN (Online): 2789-4010*
*ISSN (Print): 2789-4002*
*www. irjais.com*

# جدید ذرائع ابلاغ اور تہذیبی وثقافتی تحدیات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

# Modern Media and Cultural Challenges: An Analysis in the Light of Islamic Teaching

***Muhammad Aslam Rabbani***
*Assistant Professor,Govt Graduate Collage Daska*
*Doctoral Canidate,Islamic Instistute & Shariah, Muslim Youth University Islamabad,*
*Email: rabbanimuhammadaslam@gmail.com*
***Dr. Muhammad Raghib Hussain***
*Principal Jamia Naeemia, Lahore rhhamdi@gmail.com*
***Ayaz Akhter***
*Doctoral Canidate,Islamic Instistute & Shariah, Muslim Youth University Islamabad, Pakistan.*
*Email: ayaz502000@gmail.com*

**Abstract**

The rapid advancement of modern media, including the internet, social media, and digital platforms, has had profound effects on human society. While these tools have made access to information easier, they have also introduced significant cultural challenges, especially in Muslim societies. The influence of Western culture and the values promoted through modern media often conflict with Islamic teachings and societal norms, leading to a range of issues related to morality, identity, and social cohesion. To address these challenges, an analysis in the light of Islamic teachings is essential. Islam, being a complete code of life, provides comprehensive guidance on all aspects of human existence, including the use of media and how to deal with the cultural influences spread through these means. By referring to the Qur'an and the Sunnah, Muslims can derive solutions that align with their values and beliefs, helping them counteract the adverse effects of modern media while maintaining their cultural identity. This paper aims to explore these challenges and proposes strategies based on Islamic teachings to effectively navigate and address the influence of modern media on culture and values.

**Keywords:** Modern media and culture, Islamic teachings, Cultural challenges, Social media impact, Cultural preservation in Islam.

## تعارف موضوع

جدید دور میں، ذرائع ابلاغ نے انسانی معاشرت پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ہیں۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے جہاں معلومات کی فراہمی کو آسان بنا دیا ہے، وہیں تہذیبی اور ثقافتی تحدیات بھی پیدا کی ہیں۔ مغربی تہذیب کے غلبے اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والی اقدار نے اسلامی معاشرت میں کئی طرح کے مسائل جنم دیے ہیں۔ ان مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی تمام زندگی کے پہلوؤں کو محیط ہے۔ ذرائع ابلاغ کے استعمال اور ان کے ذریعے پھیلنے والی تہذیبی تحدیات کے بارے میں بھی اسلام نے واضح ہدایات فراہم کی ہیں۔ قرآن اور سنت کی روشنی میں ہمیں ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہوگا تاکہ ہم جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں اور اپنی تہذیبی شناخت کو محفوظ رکھ سکیں۔

### جدید ذرائع ابلاغ کا تعارف اور اثرات: تاریخ اور آغاز و ارتقاء

جدید ذرائع ابلاغ کی تاریخ کا آغاز بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا جب ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے معلومات کی فراہمی میں انقلابی تبدیلیاں کیں۔ ریڈیو نے پہلی بار لوگوں کو آواز کے ذریعے فوری طور پر خبریں اور معلومات پہنچانے کا موقع فراہم کیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران، ریڈیو نے اہم کردار ادا کیا اور جنگی حالات سے متعلق خبریں پہنچانے میں معاون ثابت ہوا۔ ریڈیو کی کامیابی کے بعد، ٹیلی ویژن نے مزید قدم بڑھایا اور بصری مواد کی فراہمی کے ذریعے معلومات کو زیادہ مؤثر بنایا۔ 1930 کی دہائی میں ٹیلی ویژن کی ابتداء ہوئی اور 1950 کی دہائی میں یہ گھروں میں عام ہوگیا۔ ٹیلی ویژن کی ترقی نے معلومات کی فراہمی کے نئے طریقے متعارف کروائے۔ خبروں، تفریحی شوز، اور تعلیمی پروگراموں کے ذریعے لوگوں کو تفریح کے ساتھ ساتھ معلومات بھی فراہم کی گئیں۔ 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں ٹیلی ویژن کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوا اور یہ ذرائع ابلاغ کا ایک اہم حصہ بن گیا۔ ٹیلی ویژن کی ترقی کے ساتھ ہی، کیبل ٹیلی ویژن اور سیٹلائٹ ٹیلی ویژن نے بھی مزید امکانات فراہم کیے۔[1]

1980 کی دہائی میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی ترقی نے جدید ذرائع ابلاغ کو ایک نئے دور میں داخل کیا۔ کمپیوٹرز نے معلومات کو محفوظ کرنے، ترتیب دینے، اور فراہمی کے نئے طریقے متعارف کروائے۔ اسی دہائی میں انٹرنیٹ کا آغاز ہوا، جس نے ذرائع ابلاغ کی دنیا میں ایک نیا انقلاب برپا کیا۔ انٹرنیٹ نے معلومات کی فراہمی کو فوری اور عالمی بنا دیا۔ ای میل، ویب سائٹس، اور آن لائن فورمز نے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جڑنے اور معلومات کا تبادلہ کرنے کے نئے طریقے فراہم کیے۔[2]

1990 کی دہائی میں، انٹرنیٹ کی ترقی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا آغاز کیا۔ پہلی سوشل میڈیا سائٹ "Six Degrees" 1997 میں لانچ ہوئی، جس نے لوگوں کو پروفائل بنانے اور دوسروں کے ساتھ جڑنے کی اجازت دی۔

2000 کی دہائی میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، ٹویٹر، اور یوٹیوب نے مزید ترقی کی اور لوگوں کو مزید امکانات فراہم کیے۔ ان پلیٹ فارمز نے معلومات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ سماجی تعلقات کو بھی تبدیل کر دیا۔ سوشل میڈیا کی مقبولیت نے جدید ذرائع ابلاغ کو مزید تقویت دی اور معلومات کی فراہمی کو تیزی سے بدل دیا۔ آج کل، لوگ خبریں، ویڈیوز، اور تفریحی مواد سوشل میڈیا کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے لوگوں کو معلومات کا تبادلہ کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، سوشل میڈیا نے معلومات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ غیر مصدقہ اور گمراہ کن معلومات کے پھیلاؤ کا بھی مسئلہ پیدا کیا ہے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی ترقی نے معلومات کی فراہمی کے مزید نئے طریقے متعارف کروائے ہیں۔ بلاگز، وی لاگز، اور پوڈکاسٹس نے لوگوں کو اپنے خیالات اور تجربات کا اشتراک کرنے کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز نے معلومات کی فراہمی کو مزید متنوع اور مؤثر بنایا ہے۔[3]

آج کل، لوگ مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے معلومات حاصل کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کی ترقی نے معلومات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ تعلیم، تجارت، اور تفریح کے نئے مواقع بھی فراہم کیے ہیں۔ آن لائن کورسز اور تعلیمی ویب سائٹس نے تعلیم کو عالمی سطح پر ممکن بنا دیا ہے۔ آن لائن شاپنگ اور ای کامرس نے تجارت کو بھی بدل دیا ہے۔ اسی طرح، آن لائن گیمز اور اسٹریمنگ سروسز نے تفریح کو بھی تبدیل کر دیا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کی ترقی نے معاشرتی تعلقات کو بھی بدل دیا ہے۔ آج کل، لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے معاشرتی تعلقات کو مزید قریبی بنایا ہے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ فوری طور پر رابطہ کرنے کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، سوشل میڈیا نے معاشرتی مسائل جیسے نفسیاتی دباؤ، تنہائی، اور غیر مستحکم خاندان کے مسائل بھی پیدا کیے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کی ترقی نے معلومات کی فراہمی کو مزید مؤثر اور تیزی سے ممکن بنایا ہے۔ آج کل، لوگ مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے سے فوری طور پر معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ نے معلومات کی فراہمی کے نئے طریقے متعارف کروائے ہیں اور معاشرتی تعلقات کو بھی بدل دیا ہے۔

## جدید ذرائع ابلاغ کے معاشرتی اثرات

جدید ذرائع ابلاغ نے معاشرتی تعلقات اور معاشرتی نظام پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ نے لوگوں کے درمیان رابطوں کے نئے طریقے متعارف کروائے ہیں۔ آج کل، لوگ اپنے دوستوں اور خاندان کے افراد کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لئے فیس بک، واٹس ایپ، ٹویٹر، اور انسٹاگرام جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ فوری طور پر جڑنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، چاہے وہ دنیا کے کسی

بھی کونے میں ہوں۔ اس کے ساتھ ہی، سوشل میڈیا نے لوگوں کو اپنی روزمرہ زندگی کی معلومات، تصاویر، اور ویڈیوز شیئر کرنے کی سہولت فراہم کی ہے، جس سے لوگوں کے درمیان تعلقات مزید قریبی ہو گئے ہیں۔ تاہم، سوشل میڈیا نے کچھ منفی معاشرتی اثرات بھی پیدا کیے ہیں۔ سب سے پہلا اثر یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی زندگی کی ملاقاتوں اور تعلقات کو کم وقت دیتے ہیں۔ لوگ زیادہ تر وقت اپنے موبائل فونز اور کمپیوٹرز پر گزارتے ہیں، جس سے حقیقی زندگی کے تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔[4] اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر دکھائی جانے والی غیر حقیقی اور فینسی زندگیوں کی وجہ سے لوگ اپنے حقیقی زندگی سے موازنہ کرتے ہیں اور نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔[5] اس دباؤ کی وجہ سے لوگوں میں خود اعتمادی کی کمی، افسردگی، اور انزائٹی کے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلنے والی غیر مصدقہ اور گمراہ کن معلومات بھی معاشرتی مسائل کا سبب بنتی ہیں۔ افواہوں، جھوٹی خبروں، اور گمراہ کن مواد کی وجہ سے معاشرتی تقسیم بڑھ رہی ہے۔ لوگ بغیر تحقیق کے معلومات کو سچ مان لیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں معاشرتی تنازعات اور بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تقاریر اور فرقہ وارانہ مواد کے پھیلاؤ نے معاشرتی ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلنے والی غیر اخلاقی اور فحش مواد نے نوجوان نسل کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس مواد کی وجہ سے نوجوان نسل میں اخلاقی انحطاط بڑھ رہا ہے اور وہ غلط راستوں پر چلنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا کے ذریعے ہونے والی سائبر بُلنگ بھی ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ بچے اور نوجوان سوشل میڈیا پر مذاق کا نشانہ بنتے ہیں اور ان کی ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔[6]

جدید ذرائع ابلاغ نے معاشرتی تعلقات میں تیز رفتار تبدیلیاں لائی ہیں۔ لوگ فوری طور پر معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جڑ سکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی، حقیقی زندگی کے تعلقات میں کمی آئی ہے اور معاشرتی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے معاشرتی شعور بیداری اور سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سوشل میڈیا کا استعمال ذمہ داری سے کریں اور غیر مصدقہ معلومات کے پھیلاؤ سے بچیں۔ اسی طرح، ہمیں اپنے حقیقی زندگی کے تعلقات کو بھی وقت دینا چاہیے اور ان کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔[7]

### جدید ذرائع ابلاغ کے تہذیبی وثقافتی تبدیلیوں پر اثرات

جدید ذرائع ابلاغ نے دنیا بھر میں ثقافتی تبدیلیوں کو جنم دیا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے ثقافتوں کے درمیان رابطوں کو بڑھایا ہے اور معلومات کی فراہمی کو آسان بنایا ہے۔ اس تیز رفتار ترقی نے ثقافتی روایات، اقدار، اور طرز زندگی میں تبدیلیاں لائی ہیں۔

پہلا اثر یہ ہے کہ مغربی ثقافت نے دنیا بھر میں ایک غالب حیثیت اختیار کر لی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، انسٹاگرام، اور یوٹیوب نے مغربی طرز زندگی، فیشن، اور اقدار کو پوری دنیا میں پھیلایا ہے۔ نوجوان نسل خاص طور پر ان پلیٹ فارمز کے ذریعے مغربی ثقافت سے متاثر ہو رہی ہے۔ مغربی موسیقی، فلمیں، اور فیشن ٹرینڈز دنیا کے مختلف حصوں میں مقبول ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے مقامی ثقافتیں اور روایات پس پردہ چلی جا رہی ہیں۔[8]

دوسرا اثر یہ ہے کہ مختلف ثقافتوں کے درمیان تبادلہ بڑھ گیا ہے۔ لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف ثقافتوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور ان کی رسم و رواج، روایات، اور طرز زندگی کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ اس سے مختلف ثقافتوں کے درمیان ہم آہنگی اور باہمی احترام میں اضافہ ہوا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی ثقافتوں کو سمجھنے اور ان کی قدر کرنے لگے ہیں، جس سے عالمی سطح پر ثقافتی یکجہتی میں اضافہ ہوا ہے۔

تیسرا اثر یہ ہے کہ زبانوں کا اختلاط بڑھ رہا ہے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کی وجہ سے لوگ مختلف زبانوں کے الفاظ اور اصطلاحات کو اپنی زبان میں شامل کر رہے ہیں۔ انگریزی زبان خاص طور پر دنیا بھر میں مقبول ہو رہی ہے اور لوگوں کی روزمرہ کی گفتگو میں شامل ہو رہی ہے۔ اس سے مقامی زبانوں پر اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور بعض زبانیں خطرے میں ہیں۔[9]

چوتھا اثر یہ ہے کہ خاندانی نظام اور معاشرتی روایات میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے لوگ زیادہ تر وقت اپنے موبائل فونز اور کمپیوٹرز پر گزارتے ہیں، جس سے خاندانی وقت کم ہو گیا ہے۔ خاندانی نظام میں تبدیلیاں آ رہی ہیں اور لوگ اپنی روایتی خاندانی اقدار کو کم وقت دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر دکھائی جانے والی غیر حقیقی اور فینسی زندگیوں کی وجہ سے لوگ اپنی زندگیوں سے غیر مطمئن ہو جاتے ہیں اور ان میں خود اعتمادی کی کمی آ جاتی ہے۔

پانچواں اثر یہ ہے کہ مذہبی اور روحانی اقدار میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے لوگ مذہبی تعلیمات اور روحانی اصولوں سے دور ہو رہے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر موجود غیر اخلاقی اور فحش مواد نے نوجوان نسل کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں کمی آ رہی ہے اور وہ غلط راستوں پر چلنے لگتے ہیں۔

آخری اثر یہ ہے کہ تعلیمی نظام اور تعلیم کے طریقوں میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ آن لائن کورسز اور تعلیمی ویب سائٹس نے تعلیم کو عالمی سطح پر ممکن بنا دیا ہے۔ لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف موضوعات پر معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی تعلیم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس سے تعلیمی نظام میں جدت آئی ہے اور تعلیم کے مواقع میں اضافہ ہوا ہے۔[10]

اس حوالے سے تھامپسن جان بی لکھتے ہیں:

"Modern media has significantly altered cultural landscapes globally. The pervasive influence of

Western media has led to the homogenization of cultural expressions, overshadowing indigenous traditions. This cultural shift is most evident among younger generations who increasingly adopt Western lifestyles, often at the expense of their native cultural identities."[11]

"جدید ذرائع ابلاغ نے عالمی سطح پر ثقافتی مناظر کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ مغربی میڈیا کے وسیع اثرات نے ثقافتی اظہار کو یکسانیت میں تبدیل کر دیا ہے، جس سے مقامی روایات پس منظر میں چلی گئی ہیں۔ یہ ثقافتی تبدیلی نوجوان نسلوں میں سب سے زیادہ واضح ہے، جو اکثر اپنی مقامی ثقافتی شناخت کی قیمت پر مغربی طرز زندگی کو اپناتے ہیں۔"

اسی طرح کیلنر ڈگلس لکھتے ہیں:

"The digital age has facilitated unprecedented cultural exchange, enabling individuals to access and appreciate diverse cultural practices. However, this has also resulted in the erosion of local cultures as global media promotes a uniform culture, impacting language, traditions, and social norms."[12]

"ڈیجیٹل دور نے بے مثال ثقافتی تبادلے کو ممکن بنایا ہے، جس سے افراد کو مختلف ثقافتی روایات تک رسائی اور ان کی قدر کرنے کا موقع ملا ہے۔ تاہم، اس نے مقامی ثقافتوں کے زوال کا بھی سبب بنایا ہے کیونکہ عالمی میڈیا ایک یکساں ثقافت کو فروغ دیتا ہے، جس سے زبان، روایات اور سماجی اصول متاثر ہوتے ہیں۔"

اس میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ ڈیجیٹل دور نے مختلف ثقافتوں کے درمیان تبادلہ کو ممکن بنایا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی عالمی میڈیا نے مقامی ثقافتوں کو نقصان پہنچاتے ہوئے ایک یکساں ثقافت کو فروغ دیا ہے، جس سے زبان، روایات، اور سماجی اصول متاثر ہوئے ہیں۔

### تہذیبی و ثقافتی تحدیات اور ان کے اسباب

جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسانی زندگی میں بہت ساری آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں کئی تہذیبی تحدیات اور مسائل بھی جنم دیے ہیں۔ یہ تحدیات معاشرتی، ثقافتی، اور اخلاقی سطح پر مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں، جن کا اثر ہماری روزمرہ زندگی پر پڑتا ہے۔ ان تحدیات کے مختلف اسباب ہیں جنہیں سمجھنا اور ان کا حل تلاش کرنا ضروری ہے۔[13]

### مغربی تہذیب کا غلبہ

جدید ذرائع ابلاغ نے مغربی تہذیب کو عالمی سطح پر فروغ دیا ہے۔ مغربی میڈیا، فلمیں، موسیقی، اور فیشن نے دنیا بھر میں اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ نوجوان نسلیں خاص طور پر مغربی طرز زندگی اور اقدار کو اپنانے لگتی ہیں، جس سے مقامی ثقافتیں اور روایات پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ اس تہذیبی یلغار کی وجہ سے مقامی ثقافتوں کی شناخت خطرے میں پڑ جاتی ہے اور لوگ اپنی روایتی اقدار کو چھوڑ کر مغربی طرز زندگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

اس حوالے سے عرب عالم ڈاکٹر عبد الرحمن، یوسف کہتے ہیں:

"لقد أثر الإعلام الغربي بشكل كبير على ثقافات الشعوب، حيث أصبح الشباب يتبنون القيم الغربية ويبتعدون عن تقاليدهم المحلية ".

"مغربی میڈیا نے لوگوں کی ثقافتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے، جس سے نوجوان مغربی اقدار کو اپنانے لگے ہیں اور اپنی مقامی روایات سے دور ہو رہے ہیں۔[14] "

ڈاکٹر عبد الرحمن، یوسف کے قول کے مطابق مغربی میڈیا نے عالمی ثقافتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے، جس سے نوجوان نسل مغربی اقدار کو اپنانے لگتی ہے اور اپنی مقامی روایات سے دور ہو جاتی ہے۔ اس تبدیلی سے مقامی ثقافتیں اور روایات کمزور پڑ جاتی ہیں۔

### غیر اخلاقی مواد کا پھیلاؤ

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے غیر اخلاقی اور فحش مواد کی آسان دستیابی نے نوجوان نسل کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس مواد کی وجہ سے اخلاقی انحطاط بڑھ رہا ہے اور لوگ غلط راستوں پر چلنے لگتے ہیں۔ نوجوان نسلیں اخلاقی اور روحانی تربیت سے محروم ہو رہی ہیں اور ان کی شخصیت میں منفی تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ غیر اخلاقی مواد کے پھیلاؤ نے معاشرتی مسائل جیسے بد اخلاقی، بے راہ روی، اور تشدد کو بھی فروغ دیا ہے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر محمد علی لکھتے ہیں:

"إن انتشار المواد الإباحية عبر الإنترنت أدى إلى تدهور الأخلاق وزيادة السلوكيات الخاطئة بين الشباب۔"[15]

"انٹرنیٹ کے ذریعے فحش مواد کے پھیلاؤ نے نوجوانوں میں اخلاقی انحطاط اور غلط رویوں میں اضافہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر محمد علی کے قول کے مطابق، انٹرنیٹ کے ذریعے فحش مواد کے پھیلاؤ نے نوجوان نسل کی اخلاقیات کو نقصان پہنچایا ہے اور ان کے رویوں میں بگاڑ پیدا کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نوجوانوں میں اخلاقی انحطاط اور غیر مناسب رویوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

### معاشرتی تقسیم اور نفرت انگیز مواد

سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والے نفرت انگیز مواد اور افواہوں نے معاشرتی تقسیم کو بڑھاوا دیا ہے۔ مختلف فرقوں، مذہبی گروہوں، اور اقوام کے درمیان نفرت اور تعصب کو فروغ ملا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرتی ہم آہنگی اور یکجہتی متاثر ہوئی ہے اور لوگ ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں۔ معاشرتی تقسیم اور نفرت انگیز مواد نے معاشرتی امن و امان کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسن لکھتے ہیں:

"لقد زادت وسائل الإعلام الاجتماعية من الانقسامات الاجتماعية من خلال نشر الكراهية والتعصب بين المجموعات المختلفة."[16]

"سوشل میڈیا نے مختلف گروہوں کے درمیان نفرت اور تعصب کو پھیلا کر معاشرتی تقسیم میں اضافہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر سید محمد حسن کے قول کے مطابق، سوشل میڈیا نے مختلف گروہوں کے درمیان نفرت اور تعصب کو فروغ دے کر معاشرتی تقسیم کو بڑھاوا دیا ہے۔ اس کی وجہ سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہو رہی ہے اور لوگ ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔

### مقامی زبانوں اور ثقافتوں کا زوال

جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے انگریزی اور دیگر بین الاقوامی زبانوں کا غلبہ بڑھ رہا ہے، جس سے مقامی زبانیں اور ثقافتیں پس منظر میں جا رہی ہیں۔ لوگ اپنی مادری زبانوں کو چھوڑ کر بین الاقوامی زبانوں کو ترجیح دینے لگے ہیں، جس سے مقامی زبانوں کا زوال ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ، مقامی ثقافتی روایات اور رواج بھی جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے کمزور پڑ رہے ہیں اور لوگ اپنی ثقافتی شناخت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔[17]

### خاندانی نظام میں تبدیلیاں

جدید ذرائع ابلاغ نے خاندانی نظام میں بھی تبدیلیاں لائی ہیں۔ لوگ زیادہ تر وقت اپنے موبائل فونز اور کمپیوٹرز پر گزارتے ہیں، جس سے خاندانی وقت کم ہو گیا ہے۔ خاندانی تعلقات میں کمی آ رہی ہے اور لوگ اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ کم وقت گزارتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں خاندانی نظام کمزور ہو رہا ہے اور خاندانی روایات اور اقدار میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔[18]

### تعلیم اور تربیت میں تبدیلیاں

جدید ذرائع ابلاغ نے تعلیم اور تربیت کے طریقوں میں بھی تبدیلیاں لائی ہیں۔ آن لائن کورسز اور تعلیمی ویب سائٹس نے تعلیم کو عالمی سطح پر ممکن بنادیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی، تعلیمی معیار اور تربیتی اصولوں میں بھی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات حاصل کر رہے ہیں، لیکن اس معلومات کی تصدیق اور معیار کی گارنٹی نہیں ہوتی، جس سے تعلیمی نظام پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ [19]

### اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے راہنمائی فراہم کرتا ہے، چاہے وہ معاشرتی ہو، ثقافتی ہو، یا اخلاقی۔ جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال اور ان کے ذریعے پھیلنے والی تہذیبی تحدیات کے بارے میں بھی اسلام نے واضح ہدایات فراہم کی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا تجزیہ کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے چند بنیادی اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

### 1: صداقت اور سچائی

اسلام میں صداقت اور سچائی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"۔ [20]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو"۔

جدید ذرائع ابلاغ میں پھیلنے والی جھوٹی خبروں اور افواہوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سچائی پر مبنی معلومات کی فراہمی ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بغیر تحقیق کے کسی بھی خبر یا معلومات کو نہ پھیلائیں اور ہمیشہ سچائی کی تلاش میں رہیں۔

### 2: اخلاقی حدود

اسلام نے اخلاقی حدود اور اصولوں کی پابندی کی تاکید کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ "بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو"۔ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والے غیر اخلاقی مواد سے بچنے اور دوسروں کے لئے مفید معلومات فراہم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اخلاقی حدود کا خیال رکھیں اور ہمیشہ مفید اور مثبت مواد کو فروغ دیں۔

### 3. عدل و انصاف

اسلام میں عدل و انصاف کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"۔ "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"۔ [21]

سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نفرت انگیز مواد اور تعصب کے پھیلاؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے عدل و انصاف پر مبنی مواد کی فراہمی ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ عدل و انصاف کی تلقین کریں اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیں۔

**4: تعلیم اور شعور**

اسلام میں تعلیم اور شعور کی اہمیت کو بہت زیادہ سراہا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔[22] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

جدید ذرائع ابلاغ کو تعلیم و تربیت کے لئے استعمال کرنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان ذرائع کو دینی علوم کی ترویج، تعلیم و تربیت، اور شعور بیداری کے لئے استعمال کریں۔

**5: مثبت استعمال**

اسلامی معاشرت میں ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال بہت اہم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان ذرائع کو تعلیم و تربیت، دینی علوم کی ترویج، اور سماجی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں۔ اسلامی تعلیمات کے فروغ اور مغربی تہذیبی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ کا صحیح استعمال ضروری ہے۔

**6: حیا اور عفت**

اسلام میں حیا اور عفت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ"۔ [23] "حیا ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے"۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والے غیر اخلاقی مواد سے بچیں اور حیا اور عفت کا دامن تھامے رکھیں۔

**مستقبل کے چیلنجز اور مواقع:**

آنے والے دور میں ممکنہ تہذیبی تحدیات اور ان کے اثرات کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، جدید ذرائع ابلاغ کو مثبت طریقے سے استعمال کرنے کے مواقع تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنی تہذیبی شناخت کو محفوظ رکھ سکتے ہیں اور اسلامی معاشرت کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اس سے متعلق اہم نکات درج ذیل ہیں:

**اخلاقی بحران**

جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والا غیر اخلاقی مواد اور فحش مواد نوجوان نسل کے لئے ایک سنگین چیلنج ثابت ہو سکتا ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر آسانی سے دستیاب فحش مواد نے نوجوانوں کی اخلاقی تربیت پر منفی اثرات مرتب کیے

ہیں۔ اس مواد کی وجہ سے نوجوان نسل میں اخلاقی انحطاط، بے راہ روی، اور نفسیاتی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں حیا اور عفت کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے"۔ مستقبل میں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے نوجوانوں کی اخلاقی تربیت پر توجہ دینی ہوگی اور انہیں اسلامی اصولوں کی روشنی میں درست راہنمائی فراہم کرنی ہوگی۔ والدین، اساتذہ، اور علماء کو مل کر اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہوگا اور جدید ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال سکھانا ہوگا تاکہ نوجوان نسل اسلامی اخلاقیات کو اپنا سکے۔

اس حوالے سے Thompson, John B لکھتا ہے:

> "The rise of digital media has introduced unprecedented challenges to moral education, with young people increasingly exposed to inappropriate content. The challenge lies in balancing freedom of access with moral safeguards[24] ".
>
> "ڈیجیٹل میڈیا کے عروج نے اخلاقی تربیت کے لئے بے مثال چیلنجز پیش کیے ہیں، جہاں نوجوان غیر مناسب مواد کے سامنے زیادہ بے نقاب ہو رہے ہیں۔ چیلنج یہ ہے کہ آزادانہ رسائی کو اخلاقی تحفظات کے ساتھ متوازن کیا جائے۔"

**معلومات کی تصدیق**

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر موجود بے شمار معلومات کی تصدیق ایک مشکل اور چیلنجنگ کام ہے۔ غیر مصدقہ اور گمراہ کن معلومات کا پھیلاؤ معاشرتی تقسیم اور تنازعات کا سبب بن سکتا ہے۔ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں، افواہیں، اور غلط معلومات تیزی سے پھیلتی ہیں، جس سے لوگوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو" (سورۃ الحجرات، 49:6)۔ اس آیت کی روشنی میں ہمیں ہر معلومات کی تصدیق کرنی چاہیے اور بغیر تحقیق کے کسی بھی خبر یا معلومات کو آگے نہیں پھیلانا چاہیے۔ مستقبل میں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں سچائی پر مبنی معلومات فراہم کرنے کے لئے محنت کرنی ہوگی اور معاشرتی شعور بیداری مہمات چلانی ہوں گی تاکہ لوگ غیر مصدقہ معلومات کے پھیلاؤ سے بچ سکیں۔

اس سے متعلق Kellner, Douglas نے لکھا:

> In an era where information is abundant and often unchecked, the spread of misinformation poses significant societal risks. The need for accurate verification and responsible dissemination has never been more crucial[25] ".

"ایک ایسے دور میں جہاں معلومات وافر اور اکثر غیر تصدیق شدہ ہوتی ہیں، غلط معلومات کے پھیلاؤ سے بڑے معاشرتی خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ درست تصدیق اور ذمہ دارانہ نشر و اشاعت کی ضرورت کبھی اتنی اہم نہیں رہی جتنی اب ہے۔"

**ثقافتی یلغار**

مغربی تہذیب کی ثقافتی یلغار نے دنیا بھر میں اپنی جڑیں مضبوط کر لی ہیں، اور یہ مستقبل میں بھی ایک بڑا چیلنج رہے گا۔ مغربی میڈیا، فلمیں، موسیقی، اور فیشن نے مقامی ثقافتوں کو متاثر کیا ہے۔ نوجوان نسلیں مغربی طرز زندگی اور اقدار کو اپنانے لگتی ہیں، جس سے مقامی ثقافتیں اور روایات پس منظر میں جا رہی ہیں۔ اسلامی ثقافت کی حفاظت اور ترویج کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ثقافتی روایات کو زندہ رکھیں اور انہیں نوجوان نسل تک پہنچائیں۔ اس کے علاوہ، ہمیں مغربی تہذیب کے منفی اثرات سے بچنے کے لئے اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہوگا۔ علماء اور ثقافتی ماہرین کو مل کر ایسی حکمت عملی ترتیب دینی ہوگی جس سے ہماری ثقافت محفوظ رہ سکے اور نوجوان نسل مغربی یلغار سے بچ سکے۔

**زبان اور تعلیم کا تحفظ**

جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے انگریزی اور دیگر بین الاقوامی زبانوں کا غلبہ بڑھ رہا ہے، جس سے مقامی زبانیں اور ثقافتیں پس منظر میں جا رہی ہیں۔ لوگ اپنی مادری زبانوں کو چھوڑ کر بین الاقوامی زبانوں کو ترجیح دینے لگے ہیں، جس سے مقامی زبانوں کا زوال ہو رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں زبان اور تعلیم کی حفاظت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی نظام میں مقامی زبانوں اور اسلامی تعلیمات کو شامل کرنا ہوگا تاکہ نوجوان نسل اپنی ثقافتی اور مذہبی شناخت سے وابستہ رہے۔ اس کے علاوہ، آن لائن کورسز اور تعلیمی ویب سائٹس کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا ہوگا تاکہ لوگ دین کی صحیح تعلیمات حاصل کر سکیں اور جدید چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔[26]

**خاندانی نظام کی بحالی**

جدید ذرائع ابلاغ نے خاندانی نظام میں بھی تبدیلیاں لائی ہیں۔ لوگ زیادہ تر وقت اپنے موبائل فونز اور کمپیوٹرز پر گزارتے ہیں، جس سے خاندانی وقت کم ہو گیا ہے۔ خاندانی تعلقات میں کمی آ رہی ہے اور لوگ اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ کم وقت گزارتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں خاندانی نظام اور اس کی حفاظت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو"۔ مستقبل میں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں خاندانی وقت کی اہمیت کو سمجھنا ہوگا اور اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنے کی عادت ڈالنی ہوگی۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ

زیادہ وقت گزاریں اور انہیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دیں۔ اسی طرح، ہمیں خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیے اور خاندان کے افراد کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔

## اختتام

جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسانی زندگی میں آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں تہذیبی اور ثقافتی تحدیات بھی پیدا کی ہیں۔ ان تحدیات کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کرنا اور عملی اقدامات اٹھانا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال کریں اور اسلامی اقدار کو فروغ دیں تاکہ ہم اپنی تہذیبی شناخت کو محفوظ رکھ سکیں اور معاشرتی فلاح و بہبود کو یقینی بنا سکیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حوالہ جات(References)

[1] فاروق، شبیر. ذرائع ابلاغ: تاریخ، نظریات اور عمل. لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2015، صفحہ 45.

[2] خان، زاہد. ڈیجیٹل میڈیا کا عروج: ایک تجزیاتی مطالعہ. کراچی: الفیصل ناشران، 2018، صفحہ 102.

[3] احمد، طارق. سوشل میڈیا اور معاشرتی تبدیلیاں. اسلام آباد: ادارہ فروغِ تعلیم، 2020، صفحہ 89.

[4] انور، خالد. ڈیجیٹل دور کی سچائیاں. کراچی: میگا پبلیکیشنز، 2021، صفحہ 82

[5] رحمان، سعد. انفارمیشن ٹیکنالوجی اور معاشرتی اثرات. کراچی: علم و ادب پبلیکیشنز، 2017، صفحہ 129

[6] . فاروق، شبیر. ذرائع ابلاغ: تاریخ، نظریات اور عمل. لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2015، صفحہ 67.

[7] حسن، مجید. معاشرتی تبدیلیاں اور سوشل میڈیا. اسلام آباد: قومی ادارہ برائے مطالعہ سوشل میڈیا، 2020، صفحہ 84

[8] یوسف، خلیل. نئ دنیا کا نیا میڈیا. لاہور: اردو اکادمی، 2019، صفحہ 73

[9] حسن، مجید. معاشرتی تبدیلیاں اور سوشل میڈیا. اسلام آباد: قومی ادارہ برائے مطالعہ سوشل میڈیا، 2020، صفحہ 134

[10] انور، خالد. ڈیجیٹل دور کی سچائیاں. کراچی: میگا پبلیکیشنز، 2021، صفحہ 212

[11] Thompson, John B. Media and Modernity: A Social Theory of the Media. Stanford University Press, 1995, p. 123

[12]Kellner, Douglas. Media Culture: Cultural Studies, Identity, and Politics Between the Modern and the Postmodern. Routledge, 1995, p. 89

[13]Hall, Stuart. Representation: Cultural Representations and Signifying Practices. Sage Publications, 1997, p. 45.

[14]عبدالرحمن، يوسف. تأثير الإعلام على الثقافة. بيروت: دار الفكر، 2005، ص. 34

[15]محمد، علي. الأخلاق في عصر التكنولوجيا. القاهرة: دار المعارف، 2010، ص. 56

[16] السيد، حسن. التواصل الاجتماعي وتأثيره على المجتمع. جدة: مكتبة الأمانة، 2012، ص. 77

[17] الغامدي، خالد. اللغات المحلية في خطر. الرياض: دار النهضة، 2011، ص. 89

[18] الناصري، عمرو. التغيرات الاجتماعية في عصر التكنولوجيا. دمشق: دار الفكر، 2013، ص. 104

[19] عبد الله، خالد. التعليم في العصر الرقمي. أبوظبي: دار الجيل، 2014.

[20] التوبہ:9

[21] النحل:16

[22] ابن ماجہ، محمد بن یزید. سنن ابن ماجہ. بیروت: دار الفکر، 1998، حدیث نمبر 224.

[23] البخاري، محمد بن إسماعيل. صحيح البخاري. الرياض: دار السلام، 1998، حديث نمبر 33.

[24] Thompson, John B. Media and Modernity: A Social Theory of the Media. Stanford University Press, 1995, p. 123

[25] Kellner, Douglas. Media Culture: Cultural Studies, Identity, and Politics Between the Modern and the Postmodern. Routledge, 1995, p. 89

[26] السيد، حسن. التواصل الاجتماعي وتأثيره على المجتمع. جدة: مكتبة الأمانة، 2012.ص:231